رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۷

ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرض کو بجالانے والا

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ۸ عہ
ششماہی عہ

اعراء سے امتیازی قیمت صہ ر

ایسے حضرات کے اسماء گرامی اخبار کے سرپرستوں کی فہرست میں لکھے جائینگے ؛

اس کے علاوہ جو کچھ دیں وہ عطیہ تصور ہوگا ؛

نور

ہفت روزہ اخبار

یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ

قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

مورخہ ۱۷۔ دسمبر ۱۹۱۷ء

جلد ۹ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ ووان! | نمبر ۶

نور اور نور کے ناظرین

KHILAFAT LIBRARY

آج یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے فرض اہم کو بجالانیوالا صرف نور ہی ایک اکیلا پرچہ ہے۔ اور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے نور اشاعت اسلام کے فرض کو بجالا رہا ہے لاریب وہ اپنی نظر آپ ہی ہے۔ یقیناً ایسے مجاہد پرچہ کی اعانت کرنا گویا اپنی مدد آپ کرنیکے مصداق ہے مگر افسوس کے نور کے ناظرین نے تا حال نور کی توسیع اشاعت کی طرف قطعاً کوئی توجہ نہیں کی وہ گویا نور کی توسیع اشاعت کو اپنا فرض ہی نہیں سمجھتے اور ہماری حیرانی اور تعجب کی اسوقت کوئی انتہا نہیں رہتی جب اختتام سال پر وی پی کیئے جاتے ہیں تو اکثر مہربان بلاوجہ اور بلا سبب باوجود پیشتر سے اطلاع دینے کے بھی کمال بے رحمی سے وی پی واپس کر دیتے ہیں خدا جانے ان دوستوں نے وی پی واپس کرنا کوئی کار خیر سمجھا ہوا ہے۔ دوستو! ایک طرف سامنے لاؤ اس بھیانک نظارہ کو جبکہ ہر طرف سے اسلام پر حملات ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف غور کرو نور کے اس اہم مشن پر کہ وہ ایسے پُر آشوب وقت میں سینہ سپر ہو کر نہ صرف مخالفین کے حملات کو ہی روک رہا ہے بلکہ صداقت اسلام کو مبرہن و آشکارہ کر کے مخالفین پر اتمام حجت کر رہا ہے پر کسقدر رنج و قلق اور دکھ کی بات ہے۔ کہ ایسے مجاہد پرچہ کے ساتھ یہ حوصلہ شکن سلوک روا رکھا جائے۔ یکم اکتوبر کو جن دوستوں کے نام وی پی ہونے تھے پہلے اخبار میں اطلاع دی گئی پھر جوابی کارڈ لکھے گئے باوجود اسقدر شدید احتیاط کے بھی جن لوگوں نے وی پی واپس کر دیئے سوائے اسکے ہم اور کیا کہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے وہ اپنے ہو کر نور جیسے مجاہد پرچہ کے ساتھ خطرناک دشمنوں کا سا سلوک نہ کریں۔ اب جن دوستوں کو یکم دسمبر کو وی پی کیئے گئے ہیں نہ صرف انہیں بذریعہ اخبار اطلاع دی گئی بلکہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ کارڈ بھی لکھے گئے اسکے بعد انکے نام وی پی کیئے گئے مجھے امید رکھنی چاہیئے کہ ایسے آڑے وقت میں جبکہ گرانی کاغذ کی وجہ سے بڑے بڑے اخبارات کے چھکے چھوٹے ہوئے ہیں وہ وی پی وصول فرما کر دعا اور شکریہ کا موقع دینگے ورنہ ہم مجبور ہونگے کہ جو باوجود اسقدر احتیاط کے بھی وی پی واپس کریں ایسے مہربانوں کے نام موٹے حروف میں اخبار میں شائع کیئے جائیں۔ تاکہ ہر ایک کو معلوم ہو جائے کہ ایسے دوستوں کی موجودگی میں سکھوں اور آریوں کو نور کے برخلاف مضامین لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ دوستوں سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ مجھے حضرت صاحب کے حکم کے ماتحت اکثر باہر تبلیغ پر جانیکا اتفاق ہوتا رہتا ہے اور اسلیئے بعض اوقات نور کی اشاعت میں باوجود سخت احتیاط کے بھی آخر ہو جاتی ہے۔ اور آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایک وقت میں ایک انسان ایک ہی کام کر سکتا ہے یا باہر تبلیغ کے لیئے جائے اور یا وقت پر پرچہ پہنچائے۔ اسلیئے ضروری ہے کہ دوست نور کی توسیع اشاعت کی طرف خاص توجہ دیں اور ہر ایک خریدار اگر زیادہ نہیں تو کم از کم ایک ایک خریدار ضرور پیدا کر دے تاکہ میں نائب اڈیٹر رکھنے کے قابل ہو سکوں جو میری غیر حاضری میں باقاعدہ خریداروں کو پرچہ

(اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام حافظ مظفر الدین چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے قادیان سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار "نور"

۱۷۔ دسمبر ۱۹۱۷ء

چلو قادیان

KHILAFAT LIBRARY

ہمارے سالانہ اجتماع میں صرف چند دن ہی رہ گئے ہیں۔ اس جلسہ سالانہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی تھی اور ہمارا جو اسکے ہاتھ پر بک چکے ہیں فرض ہے کہ آپ کی اٹھائی ہوئی بنیادوں کی تکمیل میں پوری ہمت اور عزم سے لگے رہیں آپکی غرض اس سالانہ اجتماع کی بنیاد ڈالنے سے آپکے پاک الفاظ میں یہ تھی کہ تا ہماری جماعت کے لوگ بہ نیت استفادہ ضروریات دین و مشورہ اعلائے کلمۃ الاسلام اکٹھے ہوا کریں سو بھی بدیں پاک مقصد ابتک اس اجتماع میں ہمارے مدنظر ہے استفادہ ضروریات دین اور اعلائے کلمۃ الاسلام دونوں وہ پاک اغراض ہیں۔ جنکے لیئے قرون اولیٰ کے پاک لوگوں نے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں اور ہر قسم کی تکالیف و مشکلات کو اٹھا کر ان اغراض کے حصول میں لگے رہتے تھے جب سے مسلمانوں نے ان پاک مقاصد کو اپنی نظروں سے پرے ہٹا دیا۔ اسی وقت سے انکی مصائب کا بھی آغاز ہوا۔ انہوں نے تو آرام طلبی کے لیئے اس مشکل راہ کو چھوڑنا چاہا تھا۔ مگر اسکو چھوڑ کر انہیں بہت بہت بڑی بڑی مشکلات اٹھانی پڑیں اور دنیا میں انکی سلطنت انکی شوکت انکی عزت سب کچھ اعلائے کلمۃ الاسلام کے مقصد عالی کو چھوڑنے کے ساتھ ہی رخصت ہو گئے پس یہ نہایت ہی تنگدلی اور ناسمجھی کے خیالات ہیں جو دلوں میں ایسے وساوس پیدا ہوتے ہیں کہ سالانہ جلسہ پر ہمارا اسقدر روپیہ خرچ ہو جائیگا یا سفر میں ایسی ایسی تکالیف پیش آئیں گی خدا کی راہ میں ان باتوں کی خوشی سے برداشت کرنا سیکھو۔ تا کہ ہمارے اندر ایک روح پیدا ہو کر دنیا کو اسلام کی طرف کھینچے۔

گو آجکل دنیا میں بھی جو لوگ کچھ کام کرنا چاہتے ہیں وہ بھی اس اجتماع کے اصول کو سمجھکر اسپر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ مگر میں آپکو سچ سچ کہتا ہوں کہ ہمارے آقا و مرشد نے ہمارے لیئے اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کو دنیا کے لوگوں کی تقلید میں ضروری قرار نہیں دیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس راہ پر چلایا۔ اب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ کہ ہر سال کسقدر نئے برکات کا موجب ہمارا سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ جبتک تم اس پاک نیت کو دل میں لیکر آتے ہو جسپر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکی بنیاد ڈالی تھی تو ہمارا ایک ایک قدم اللہ کی راہ میں اٹھتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اخلاص سے اٹھائے ہوئے قدم کو ضائع نہیں کرتا۔ ہاں اگر استفادہ ضروریات دین اور اعلائے کلمۃ الاسلام کو چھوڑ کر ادھر کا رخ کرو تو بیشک تم نے اپنا وقت بھی ضائع کیا اور تکلیف بھی ناحق اٹھائی مگر کسقدر فضل خدا کا ہم پر ہے کہ دوہری غرض کو پورا کرنیکے لیئے ہمیں اس نے کسقدر اچھا سامان عطا فرمایا ہے یعنی ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح کے پاک وجود سے ضروریات دین کے استفادہ کا کیسا اچھا موقعہ دیا ہے جس سے بہتر اور مخلص ناصح دنیا میں تمہیں کہیں نہیں مل سکتا۔ اور دوسری طرف اعلائے کلمۃ الاسلام کی جو عملی صورتیں ہیں۔ انکے متعلق سالانہ اجتماع میں تمہیں غور و مشورہ کرنے کا موقعہ سلسلہ کے کاروبار کو دیکھکر اور اسکی گذشتہ کارروائی کو سنکر کیا اچھا ملتا ہے اور اس طرح پر تمہاری یہ ضرورت جو ایک سچے مسلمان کے مقاصد ہیں سب سے اول ہونی چاہئیں کس احسن طریقہ پر پوری ہو رہی ہیں۔ جو لوگ ہمارے احباب میں سے اکثر آتے رہتے ہیں وہ یہاں آنیکے فوائد کو بھی خوب سمجھتے ہیں مگر جماعت کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے کہ انہیں سال میں اگر کوئی یہاں تک آنیکا موقعہ مل سکتا ہے تو وہ یہی سالانہ اجتماع کا موقعہ ہے پس ہر جگہ کے مخلص احباب کی خدمت میں میری یہ درخواست ہے کہ وہ دوسرے احباب کو اس نیک کام میں شمولیت کیلئے تحریک کریں۔ بعض احباب کو کئی سال یہاں آئے ہوئے گذر چکے ہیں۔ انکو خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ اس طرح پر سلسلہ سے ایک قسم کی اجنبیت سی دل میں پیدا ہوتی چلی جاتی ہے جسکا اگر پہلے کھلا کھلا اثر محسوس نہ ہو۔ مگر تھوڑے دنوں میں ہی طبیعت کا رنگ بالکل بدل جاتا ہے اسلیئے سال میں ایک بار اس تعلق کو سالانہ اجتماع کی شمولیت کے رنگ میں ضرور تازہ کرنا چاہیئے۔ میرے دوستو! اللہ تعالیٰ نے ہمارا یہ اجتماع ایک خاص غرض کیلئے قائم کیا ہے اور ہمارے ذمہ ایک نہایت ہی اہم ذمہ داری کا کام ڈالا گیا ہے۔ ہماری ذمہ واری دوسرے لوگوں کے برابر نہیں کہ ہم اگر خاموشی سے اپنے متعلقین کا پیٹ بھر دینے کا سامان کر دیں۔ تو ہماری غرض حاصل ہو گئی نہیں بلکہ اس زمانہ میں اسلام کو دنیا کے چاروں کونوں میں پہنچانیکا کام اس سلسلہ کے ذمہ ڈالا گیا ہے اب غور کرو کہ اس ذمہ واری کو کہانتک تم نے سمجھا ہے اور ابھی کونسا حصہ اسکا پورا کیا ہے جو سست ہو گئے ہیں۔ وہ خدا کیلئے سستی کو چھوڑ دیں۔ اور ایسا نہ ہو کہ اس ذمہ واری کے ناقابل سمجھکر خدا کا ہاتھ انہیں الگ کر دے۔

پس اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کیلئے اپنے دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ بلند ہمتی سے کام لیں اور اگر کوئی مشکل نظر آوے تو اسپر غالب آنیکے لیئے اور بھی ہمت کو بلند کریں۔ بہت سے دوست ایسے ہیں جو چھوٹے چھوٹے عذروں کی وجہ سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت سے محروم رہ جاتے ہیں میرے دوستو! چھوٹی اغراض کو بڑے مقاصد کے سامنے قربان کرنا سیکھو جبتک اس گر کو ہاتھ میں لیکر کام نہ کرو گے کامیابی کا منہ دیکھنا مشکل ہے یاد رکھو کہ دنیا کی ہر ایک غرض دین کے مقاصد کے سامنے ایک حقیر چیز ہے کیا ایک سال میں پانچ سات یا دس دنوں کے لیئے تم اپنے ہموطنوں کو چھوڑ نہیں سکتے اور ایک نہایت خفیف حصہ اپنے مال کا اللہ کی راہ میں سفر کرنے کے لیئے خرچ نہیں سکتے جب تم ان باتوں کو مانتے ہو تو عملی طور پر انکو کر کے دکھاؤ ورنہ خالی مان لینے سے کوئی فائدہ نہیں موت ہر وقت سامنے کھڑی ہے کون جانتا ہے کہ جب وہ ایک نیکی کے موقعہ کو ہاتھ سے دیدیگا تو اسکے کفارہ کے لیئے پھر اسے دوسرا موقعہ بھی ملجائیگا۔ پس جو موقعہ ملتا ہے اسے غنیمت سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور اللہ سے دعا کرو کہ کسی مشکل کو تمہاری راہ میں روک نہ ہونے دے۔

شذرات

KHILAFAT LIBRARY

مسلمانوں کو آریہ گزٹ کی دعوت

آریہ گزٹ اپنے سالانہ جلسہ یا بقول اسکے "آریہ سماج کا سالانہ میلہ" کے تحت لکھتا ہے کہ ست سنگ (صحبت صالح) کا لابھ ہی یہی ہے کہ انسان کی زندگی اچھے راستہ کی طرف لے جائی جلائے۔ اس لئے ہم تمام آریہ۔ ہندو مسلمانوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ لاہور میں آئیں۔ اور آریہ سماج کے اس میلے سے لابھ اٹھائیں"۔ نور۔ آریہ گزٹ کا مسلمانوں کو دعوت دینا چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ کیا دھرم پال اور عبدالکریم وغیرہ کی شدھی کی داستان مہاشہ گزٹ کو بھول گئی ہے۔ اور مسافر آگرہ کا وہ سمجھوتہ بھی فراموش ہو گیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان آریہ بننا چاہے تو شادی کر کے آئے۔ کیونکہ یہ امر مسلمہ ہے کہ آریہ سماج کا کمزور ہاضمہ مسلمانوں کو قطعاً ہضم نہیں کر سکتا۔ بدیں وجہ آریہ گزٹ کی دعوت چھوٹا منہ بڑی بات نہیں تو اور کیا ہے؟

احمدی مستورات اور احمدی جلسہ

پچھلے دنوں امرتسر میں سکھ استری کانفرنس یا سکھ مستورات کا جلسہ تھا۔ سکھ مستورات نے اس جلسہ میں اسقدر دلچسپی کا اظہار کیا کہ کابل۔ برہما اور سندھ دیوپی کی سکھ مستورات شامل ہوئیں تو کیا دریں حال ہمارے بھائیوں اور ہماری بہنوں کا یہ فرض نہیں کہ وہ اپنے سالانہ جلسہ میں اس شوق سے شامل ہوں۔ کہ ہر ایک پر یہ امر اظہر من الشمس ہو جائے کہ ہماری مذہبی لگن اٹل ہے۔ اور مذہب ہی ہماری زندگی ہے ؎

ایک آریہ کی ہمت

کالج پارٹی کی آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر ایک ہی آریہ نے جس کا نام لالہ لال چند ہے۔ اپنے جلسہ کی کل خوراک اور لنگر کا خرچ اپنے ذمہ لے لیا۔ ہم اس آریہ دوست کی ہمت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم میں بھی ایسے باہمت دوست پیدا ہوں۔ جو ایام جلسہ میں لنگر خانہ کا کل خرچ اپنے ذمہ لے لیا کریں۔ اگر ایک دوست آٹے کا خرچ اپنے ذمہ لے۔ اور دوسرا گوشت اور ایندھن وغیرہ کا۔ تو یہ نہایت ہی قابل تعریف کام ہو گا۔ ہمارے معزز بھائی شیخ ہاشم علی صاحب پیشتر سے ہی اس میں اپنی بساط سے زیادہ عمدہ نمونہ دکھلا چکے ہیں ضرورت ہے کہ اور دوست بھی آگے بڑھیں ؎

ایک ہندو سادھو کا قابل تعریف کام

نواح ہردوار میں ایک کملی والے باوا رام ناتھ جی ہندی مطب قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس امر کے لئے انہوں نے ۵۳ ہزار روپیہ ایک کمیٹی کے حوالہ کر دیا ہے۔ اسی طرح کے ساتھ سادھو مذکور ایک لاکھ روپیہ سرمایہ سے ایک یتیم خانہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جسمیں بلا تخصیص مذہب ہر ایک یتیم بچہ کو داخل کیا جائے گا۔ سادھو مذکور کے یہ نیک ارادے ہر طرح سے قابل تعریف ہیں۔ مگر دوسری طرف مسلمانوں میں بھی کئی گدیاں ہیں۔ یقیناً جنہیں لاکھوں ہی روپیہ کی سالانہ آمد ہوتی ہے۔ مگر یہ لاکھو کہا روپیہ گدی نشین قوالیوں اور شرع و عشق کے جھگڑوں پر ہی خرچ کر دیتے ہیں ہمیں ایک دفعہ ایک گدی نشین کے ہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ ہماری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ جبکہ وہاں قوالی کی محفل گرم تھی۔ اور وہ پنجابی زبان میں یہ گیت گا رہے تھے ؎

شرع کہے چل ملاں دے چلئے تو چک لے سب کتاباں نوں
عشق کہے بوہا یار دا کعبہ چھڈ پرے توں غلط خیالاں نوں

مطلب یہ کہ شرع کہتی ہے۔ کہ مولوی کے پاس جا کر سب کتابوں کو دیکھو۔ مگر عشق کا یہ فرمان ہے کہ در یار ہی کعبہ ہے۔ اور اسکے مقابلہ میں اور سب خیال غلط ہیں۔ جو ترک کرنے کے قابل ہیں۔ خدا ہمارے گدی نشینوں کو سمجھدے۔ وہ لاکھو کہا روپیہ جو اسطرح برباد کر رہے ہیں۔ رفاہِ عام میں خرچ کر کے عاقبت کے لئے نیک توشہ اپنے ساتھ لیں ؎

انجیلوں میں گڑبڑ

جناب مفتی محمد صادق صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"حال میں جو نئے اناجیل اردو زبان میں چھپے ہیں ان میں انجیل متی باب ۱۷ کی آیت نمبر ۲۱ غائب ہے۔ یہاں اس سوسائٹی کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ جو مختلف زبانوں میں انجیل چھاپ کر باہر بھیجا کرتی ہے۔ اس کا نام برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی ہے۔ میں نے اس کے کارکن سے دریافت کیا کہ آیت کا نئے نسخوں سے غائب ہونا آیا کاتب کی غلطی ہے یا ارادتاً آپ لوگوں نے کسی مصلحت کے سبب سے اسے نکال دیا ہے اس کے جواب میں پادری صاحب فرمانے لگے کہ پرانی انجیلوں کے قلمی نسخے بہت ہیں۔ اور وہ نسخے آپس میں اختلاف رکھتے ہیں ؎

یہ ان کی مذہبی کتاب کا حال ہے۔ ابھی تک عیسائی حضرات یہ بھی فیصلہ نہیں کر سکے۔ کہ کونسا نسخہ درست اور کونسا غلط ہے عیسائی حضرات کو چاہیئے کہ تمام قسم کے نسخے شائع کر دیں۔ تاکہ لوگوں کو معلوم تو ہو کہ ان کی انجیل کے اندر کتنی گڑبڑ ہے۔

عیسائیت یورپ کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکی مایک پادری کا بیان

آگے چلکر جناب مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ ان کو ایک معزز لیڈی نے ایک پادری کا چھپا ہوا لیکچر بھیجا ہے۔ جسمیں پادری صاحب نے صاف اقرار کیا ہے کہ عیسائیت یورپین امن و امان کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکی۔ اور عملی طور پر عیسائیت مفقود ہے۔ پادری صاحب کا نام "جارج ڈوین" ہے ؎

ہندوستان کے اندر جو عیسائی مشن کام کر رہے ہیں کیا وہ اپنے بھائی پادری صاحب کی بات سنیں گے۔ اور بتلائینگے کہ جب گھر کی دوائی گھر والوں کو موافق نہیں آسکی۔ تو اس گرم ملک میں یہ گرم عیسائیت کیسے موافق آئیگی۔ ضرورت ہے کہ عیسائی اپنے بھائی کی آواز سنیں۔ اور اپنا روپیہ ہندوستان میں ضائع نہ کریں ؎

ایک ہندو مہاراجہ کا ہوم رول کی تائید میں لیکچر

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب الور نے ہمارے دن کی تقریب پر اپنی ریاست میں یہ لیکچر دیا کہ اس عظیم الشان جنگ نے ہندوستان کو بھی متاثر کیا ہے۔ اور اس جنگ کے زور شور میں آزادی کے بگل کی آواز برابر سنائی دیتی ہے۔ جہاں لاکھوں آدمی کروڑہا مخلوق کی آزادی کی خاطر اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں۔ ملکوں کی قسمتیں لحظہ بہ لحظہ بدل رہی ہیں۔ اور اس زبردست تبدیلی نے قدرتاً ہندوستان کو بھی متاثر کیا ہے۔ جو اگر ان آزاد ملکوں سے نہیں تو کم از کم ان خود مختار نوابادیوں کی حالت سے ضرور اپنا مقابلہ کر رہا ہے جنھوں نے اس جنگ میں بڑی خدمات سرانجام دی ہیں۔ اگر میں ہاں ہند کے قائم مقام کی حیثیت سے یہ کہوں تو ذرا بھی بے موقعہ نہ ہو گا۔ کہ اگر ہندوستانی اپنی قسمت کا خود

KHILAFAT LIBRARY

رہنما ہوتا۔ تو اس صورت میں وہ بہت زیادہ مدد پہنچا سکتا تھا ؛

ہمارے وطنی بھائیوں نے ہوم رول کی جو پہلی قسط علاقہ بہار میں ادا کی ہے۔ وہ ہمارے کسی حاشیہ آرائی کی محتاج نہیں ہے

مسلمانوں کے دوست سوامی دیانند

اس ایڈیٹنگ کے تحت میرزا یعقوب بیگ صاحب نے ہمیشہ گزٹ سے شاباش لینے کے لئے ایک مضمون آریہ گزٹ کے رشی نمبر مورخہ ۲۴ ر کتبر میں لکھا ہے جس میں دوستی کا حق خوب ادا کیا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بھولے میرزا نے کبھی ستیارتھ پرکاش کا چودھواں سملاس نہیں دیکھا۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں وہ سخت کلامی سے کام لیا گیا ہے۔ اور قرآن مجید پر ایسے خطرناک حملات کئے گئے ہیں۔ کہ جنہیں سن کر ایک نام نہاد مسلمان کے رونگٹے بھی کھڑے ہو جاتے ہیں مگر دوسری طرف ہمارے بھولے میرزا یعقوب بیگ ہیں کہ وہ سوامی دیانند کو مسلمانوں کا دوست ظاہر کر رہے ہیں۔ شاید اس دوستی سے مرزا صاحب کی ایسی دوستی مراد ہو۔ جیسی آپ کو قادیان سے ہے۔ اگر یہی ہے تو ہم بھی میرزا یعقوب بیگ سے اتفاق کرتے ہیں ؛

سکھ دھرم کن مشکلات سے گذر رہا ہے۔

خالصہ اخبار کا معزز نامہ نگار سردار بلونت سنگھ صاحب بی اے بی ٹی ہندوازم کا بحر بے کنار اور سکھ ازم کا حشر کے تحت لکھتے ہیں کہ:۔

(۱) گورو صاحبان کو ان کی اپنی تعلیم کے الٹ اوتار مانا جا رہا ہے ؛

(۲) ہمارے گوردواروں میں گوروؤں کی مورتیوں کی پوجا کی جارہی ہے ؛

(۳) ہم ذات پات کے بندھن میں سخت جکڑے ہوئے ہیں ؛

(۴) مردم پرستی جاری ہے ؛

(۵) چھوت چھات کا بھوت ہماری گردن پر سوار ہے ؛

(۶) قومی تیرتھوں پر جانا اور اشنان کرنا بذات خود کسی کا دھن سمجھا جا رہا ہے ؛

(۷) دھارمک پستک کو اکال پورکھ کا رتبہ دیا جا رہا ہے اور اس کا اصلی مطلب سمجھنے سے قاصر ہیں۔ عزت اور پرستش کے درمیان اب ہم تمیز نہیں کر سکتے۔ یاد رکھو عزت اور چیز ہے اور پرستش ایک مختلف چیز ہے ؛

(۸) دھارمک پستک کو منتروں کی طرح پڑھنا ہی کمتی کا ذریعہ سمجھا جا رہا ہے ؛

(۹) کئی گوردواروں میں سکھ اور غیر سکھ ہر دو پستکوں کا پرچار کیا جا رہا ہے ؛

(۱۰) ہمارے اکثر گوردواروں میں عملی سکھ زندگی کا ثبوت نہیں ملتا۔ علی ہذا القیاس ؛

اس امر میں ہمیں اپنے سکھ دوست سے ہمدردی ہے۔ ہماری دل و جان سے دعا ہے کہ ہمارے سکھ دوست سکھ مذہب کے اصلی رنگ میں دیکھیں۔ اور شری گورو نانک دیو مہاراج کے اس سنہری قول پر عمل پیرا ہوں۔ جو شری گورو گرنتھ صاحب آدمحلہ پہلا میں فرماتے ہیں:۔

"کل پروان کتیب قرآن پوتھی پنڈت رہی پران"

یعنی اس کل یگ کے زمانہ میں ماننے کے قابل قرآن کریم ہی ہے اسکے مقابلہ میں دیگر کتب وید و پران وغیرہ ہمارا ساتھ نہیں دے سکتیں۔ دعا اور درد دل سے دعا ہے کہ ہمارے سکھ دوست شری گورو نانک صاحب کے اس قول پر غور فرماویں ؛

اہل حدیث جواب دے

اہل حدیث ہماری مخالفت کرتا ہوا صوفیاء کے فرقہ وجودیہ کے یہ اشعار نقل کرتا ہے:۔

ہمسایہ و ہم نشین و ہمرہ ہمہ اوست
در دلق گدا و در اطلس شاہ ہمہ اوست
واز انجمن فرق و نہاں خانہ جمع
یا اللہ ہمہ اوست تم یا اللہ ہمہ اوست

کیا اہل حدیث یہ بتلانے کی کوشش کریگا کہ اصولی طور پر ان اشعار سے اس کا کہاں تک اتفاق ہے؟ ؛

ہندوستانی سوداگروں کو مسٹر گاندھی کا سارٹیفکیٹ

چند روز ہوئے کہ بھڑوچ کے سوداگروں نے مسٹر گاندھی کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اگر کسی فرقہ نے سودیشی تحریک کو تباہ کیا ہے۔ تو وہ فرقہ سوداگروں کا ہے۔ بنگال میں حال ہی میں نرخ کی بیشی کے متعلق بہت سی شکائتیں سنی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک شکایت گجرات کے خلاف ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دھوتیوں کا نرخ معمول سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔ دھوتیاں گجرات سے جاتی ہیں۔ کوئی شخص آپ کو یہ نہیں کہتا کہ آپ روپیہ نہ کمائیں۔ لیکن روپیہ جائز طریقہ سے کمانا چاہیئے ناجائز وسائل ہرگز استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ ہندوستان کی طاقت کا دارومدار ان کے سوداگروں کی طاقت پر ہے۔ ہندوستان کی طاقت فوجی طاقت پر ہی منحصر نہیں۔ تجارت جنگ کا باعث ہے اور جنگ کی کنجی سوداگروں کی جماعت کے ہاتھ میں ہے۔ میں اسے ایک نیک فال خیال کرتا ہوں کہ مجھے تجارت پیشہ جماعت نے ایڈریس دیا ہے۔ جب کبھی بھڑوچ مجھے یاد آئے گا تو میں یہ دریافت کروں گا کہ آیا جن سوداگروں نے مجھے آج ایڈریس دیا ہے۔ وہ صحیح ایمان اور حب وطن رکھتے ہیں۔ اگر مجھے اس کا جواب ہاں میں ملا تو میں یہی خیال کروں گا۔ کہ ہندوستان میں محض ایڈریس دینے کی جو لہر پیدا ہو گئی ہے اس میں میں نے بھی حصہ لیا"

ستیارتھ پرکاش میں ملاوٹ

پرکاش کے رشی نمبر میں ایک نامہ نگار یہ لکھتے ہیں کہ ستیارتھ پرکاش میں جو گورو نانک جی مہاراج کے متعلق لکھا ہے کہ "دمبھ بھی کیا ہو گا" یہ کارروائی ایک گلاب داسیئے سکھ کی تھی۔ جسنے شری سوامی جی کو غلط اطلاع دی کہ اس قسم کے لفظ لکھا دیئے۔ وہ ایسے راستی پسند تھے۔ کہ اگر ہم کو موقع ملتا کہ اسکی اصلیت ظاہر کر کے راستی کے خواہاں ہوں۔ تو وہ فوراً سچائی کو قبول کر لیتے۔ مگر افسوس کہ ان کا دیہانت جلدی ہو گیا۔

کیا آریہ سماج ملاوٹ کو علیحدہ کرنیکے لئے تیار ہے

ایڈیٹر پرکاش نے اسپر آپنے کوئی رائے نہیں دی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایڈیٹر پرکاش بھی نامہ نگار کی رائے سے اتفاق کرتے ہیں۔ تو دریں صورت کیا آریہ سماج یہ جرأت دکھلائے گی کہ وہ ایسے امور کو جو دراصل سوامی دیانند کی طرف سے نہیں ہیں۔ ستیارتھ پرکاش سے خارج کر دے ؛

نامہ نگار نے اسی مضمون میں پنڈت گوردت کی بہت کچھ تعریف کی ہے۔ اور یہ صحیح

ایک روپیہ کا ایک مضمون
۲۰ دسمبر کا پرچہ کثرت دوستاں سے نامہ وی پی
مجھے امید کہ دوست وی پی
کیا گیا ہے
وصول فرما کر دعا اور شکریہ کا
رس میں ایک ہی مضمون قرآن مجید اور دید کی
سفارش یہ ایک لاکھ روپیہ کا ہے
سنیچر نور قادیان

یہی ہے کہ اس وقت پنڈت گوردت کو آریہ سماج میں سوامی دیانند کے دوسرے درجہ پر مانا جاتا ہے۔ اس کے متعلق خالصہ اخبار اپنے ۱۶ر نومبر کے اشو میں لکھتا ہے کہ جب آریہ سماج یہ فیصلہ کرنے والی تھی کہ گورو نانک صاحب کے متعلق برائی کے الفاظ ستیارتھ پرکاش سے نکال دیئے جائیں تو پنڈت گوردت نے پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر کہا تھا کہ میں ہر ایک الفاظ کو جو کہ سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش میں درج کئے ہیں ثابت کر دوں گا۔ کہ یہ سوامی دیانند کے ہی الفاظ ہیں۔ اور اگر نہ کر سکا تو میں سکھ ہو جاؤں گا۔ خواہ گیسوں (بالوں) کے بوجھ سے پاگل ہو جاؤں ؛

سکھ دوستوں کی فرض شناسی

ہمعصر لائل گزٹ لکھتا ہے کہ لائل گزٹ کے پورنماشی نمبر کے لئے ایک ہزار درخواست ایک ہی جگہ سے آئی ہے۔ یہ ہے سکھ دوستوں کی فرض شناسی کا ادنےٰ سا کرشمہ۔ دوسری طرف سب دوست دشمن مانتے ہیں کہ تمام پنجاب میں صرف نور ہی ایک ایسا اخبار ہے۔ جو آریوں اور سکھوں میں اشاعت اسلام کے فرض کو کما حقہ بجا لا رہا ہے مگر نور کے ساتھ جو فرض شناسی کا ثبوت قوم نے دیا ہے اس کا تصور آتے ہی قومی بے حسی پر آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آتے ہیں۔ کہا جائے گا کہ نور وقت پر شائع نہیں ہوتا۔ مگر جس صورت میں خاکسار ایڈیٹر نور کو حضرت صاحب کے حکم سے تبلیغ کے لئے اکثر باہر بھی جانا پڑتا ہو۔ اب دو محمد یوسف ہونے سے تو رہے۔ جو ایک باہر تبلیغ کے لئے جائے اور دوسرا وقت پر پرچہ پہنچائے۔ ہاں یہ فرض ناظرین کا ہے کہ وہ نور کے وی پیوں کی وصولی میں اور توسیع اشاعت میں نور جیسے مجاہد پرچہ کے ساتھ عملی محبت کا ثبوت دیں تاکہ کوئی نائب اڈیٹر رکھ لیا جاوے۔ جو میری غیر حاضری میں بھی ناظرین کو وقت پر پرچہ پہنچا دیا کرے ؛

مسٹر میکالف کے خیالات کہ باوا نانک صاحب تناسخ کے قائل نہ تھے ؛

لائل گزٹ میں سردار بلونت سنگھ صاحب بی۔ اے لکھتے ہیں کہ مسٹر میکالف اپنی تصنیف میں بیان کرتے ہیں کہ شری گورو نانک دیو۔ ذات۔ پات۔ بت پرستی۔ شراد و دیگر منشیات۔ بچہ کشی۔ تیرتھ یاترا کے سخت مخالف تھے۔ مادہ کو پرماتما کا پیدا کردہ مانا گیا ہے۔ نہ یہ کہ مادہ اور ایشور دونوں ایک ساتھ ہی ہوئے۔ نجات کے لئے صرف اعمال ہی کافی نہیں ہیں۔ بلکہ خدا کی سچے دل سے یاد۔ اپنی رضا کو پرماتما کی رضا میں جذب کرنا۔ بندگان خدا کی خدمت بنی نوع انسان سے پیار وغیرہ۔ اب صاف ظاہر ہے کہ جو شخص روح اور مادہ کو مخلوق مانتا ہے۔ وہ ہرگز عملی طور پر قطعاً تناسخ کا قائل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ شری گرنتھ صاحب میں فرماتے ہیں۔

"دہ ہوئے مسلم دیں سیانے مرن جیون کا بہرم چکانے"

یعنے اے دل تو مسلم ہو جاتا پیدا ہونے اور مرنے کے وہم سے تمہیں نجات حاصل ہو۔ باوا صاحب کا شلوک صاف ہے۔ اس پر ہمارے کسی حاشیہ کی ضرورت نہیں ہے ؛

مہاراجہ بلرام پور کے برخلاف آریہ دوستوں کا کوپ

کسی آریہ لیکچرار نے ریاست بلرام پور میں اپنے عقائد کی اشاعت میں حد سے بڑھی ہوئی گرم جوشی کا اظہار کیا تھا۔ جس پر ریاست کے ذمہ داروں افسروں نے روکا۔ بس پھر کیا تھا۔ آریہ سماج کا سب پریس تیر کمان لے کر مہاراجہ بلرام پور کے گرد ہو گیا ہے بہتر ہوتا کہ یک طرفہ ڈگری دینے کے آریہ سماج کے لیکچرار کو مناسب نصیحت کی جاتی۔ بہرحال ہم آریہ سماج کی فرض شناسی کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ وہ وقت پر مخالف کے مقابلہ کے لئے کس طرح ایک ہو جاتے ہیں۔ پرکاش آریہ گزٹ۔ مساوات اگرہ۔ یہ تینوں ایک دوسرے کے سخت مخالف ہیں۔ مگر مہاراجہ بلرام پور کے برخلاف لکھنے میں ہر ایک گوئے سبقت لے جانا چاہتا ہے۔ کیا ہم مسلمان بھی آریہ پریس کی اس یکجہتی سے کچھ سبق حاصل کرینگے ؛

برادران وطن کی ایک اور مہربانی

"پیغام صلح" اس خبر کا ذمہ وار ہے۔ کہ علاقہ بہار میں برادران وطن نے مسلمانوں کے اجسام پر حملہ آور ہونے ان کے خون بہانے پر اکتفاء نہ کر کے ان کی جان سے بھی پیاری کتاب قرآن کریم کی وہ بے حرمتی کی ہے۔ جو گذشتہ دسہرہ کے موقعہ پر نواب گنج ضلع بریلی میں واقعہ ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ اس علاقہ میں دسہرہ کے اس کاغذی بت پر جو آخری دن جلایا جاتا ہے۔ جو کاغذ صرف ہوئے۔ وہ کوئی معمولی ردی کاغذ نہیں۔ بلکہ خود قرآن کریم کے اوراق مقدسہ تھے۔ ہم حیران ہیں کہ برادران وطن نے باہمی شور و غوغا اور اتحاد اتحاد کی پرجوش صدائیں کے ایسے نازک وقت میں کیونکر اپنی ہمسایہ قوم کے دلوں کو بیدردی کے ساتھ اس موقعہ پر جلائے گئے۔ دوسرے دن اس راکھ میں سے جمع کئے گئے۔ جو وہاں جمع ہو چکی تھی ہمیں خوشی ہے کہ حکام نے اس موقعہ پر خاموش رہنے کی بجائے ملزمین پر مقدمہ چلا کر غریب مسلمانوں کے دلوں پر مرہم رکھنے کی کوشش کی ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ ایسے لوگوں کو قرار واقعی سزائیں دی جائیں۔ جو آئندہ سب کے لئے باعث عبرت ہوں ؛

میسور میں لڑکیوں کے لئے لازمی تعلیم

تعلیم نسواں اور اس سے اپنے ملک کی ترقی کے حامی یہ خبر خوشی سے پڑھینگے کہ ریاست میسور میں لڑکیوں کی تعلیم کو بھی لازمی قرار دیئے جانے کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں چنانچہ ایک اعلان منظر ہے کہ یکم جولائی ۱۹۱۸ء سے ایک ایسے قانون پر عملدرآمد شروع ہو جائیگا کہ جس کی رو سے میسور اور بنگلور کے شہروں میں سات سے دس سال کی عمر تک کی لڑکیوں کے لئے تعلیم لازمی ہوگی۔ جہاں تک لڑکوں کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کے دماغوں کو روشن کرنے کا تعلق ہے۔ وہاں تک یقیناً یہ بہت مبارک قدم ہے کہ جو ترقی یافتہ ریاست میسور کی طرف سے اٹھایا گیا ہے۔

ایک پنجابی طالب علم کا فیاضانہ عطیہ

گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے حسب ذیل اعلان شائع ہوا ہے۔ جو نوجوان پنجاب یونیورسٹی برگیڈ سگنل بیکشن میں بھرتی ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک ہرشچندر ہے جو لاہور کے ایک خوشحال وکیل لالہ رامانند کا لڑکا ہے۔ جب لالہ رامانند نے اپنے لڑکے کو بھرتی کے لئے پیش کیا تو انہوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ انکی خدمات آنریری سمجھی جائیں۔ اگرچہ اسوقت ہرشچندر اپنی تنخواہ لیتا رہا ہے۔ لیکن اسنے یہ درخواست کی ہے کہ میرے دوران خدمات کی تنخواہ معہ الاؤنس ریڈ کراس فنڈ میں لگا دیجائے۔ گورنمنٹ نے اس فیاضانہ عطیہ کو قبول کر لیا ہے ؛

اس سے ظاہر ہے کہ پنجابی نوجوانوں میں حب الوطنی اور گورنمنٹ کی خدمت کرنے کا مادہ بہت ہے۔ دیگر نوجوانوں کو بھی اس مثال کی پیروی کرنی چاہیئے ؛

KHILAFAT LIBRARY

مسلمانوں کے سوامی دیانند پر لاانتہاء احسانات

(از قلم مسٹر چونی لعل صاحب آنند۔ ایم۔ اے۔ ایل ایل بی بیرسٹرایٹ لاء)

KHILAFAT LIBRARY

مہرشی کا سب سے پہلا بڑا شاستر ارتھ انوپ شہر میں ہوا۔ اس وقت انوپ شہر کے تحصیلدار سید محمد نامی ایک مسلمان تھے۔ جنہوں نے سوامی جی کی حسب خواہش جلسہ کا انتظام کیا۔ اور جب رشی دیانند کو اسجگہ زہر دیگیئی۔ اس وقت یہی شخص تھے۔ جنہوں نے پربرتا کی کہ اگر اجازت ہو تو پاپی کو قید کرایا جاوے۔ جب مہرشی ۱۸۷۳ء میں بنارس میں پرچار کرنے کے لئے گئے۔ سید احمد خان وہاں کے سب جج تھے۔ اور سوامی جی کے لیکچروں کا پربندھ سید صاحب کے مکان پر ہی کیا گیا۔ اور یہ اُن کی ہی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ کہ باوجود اسکے کہ رشی نے اپنی کھنڈن کی پالیسی کو بدستور جاری رکھا تہا۔ اس دفعہ پرچار میں ان کو کسی قسم کی دقت پیش نہ ہوئی۔ جب اس کے چار سال بعد یعنی ۱۸۷۸ء میں مہرشی دیانند علی گڈھ پدھارے۔ اس وقت سرسید احمد ہی وہاں تھے۔ اور انہوں نے سوامی جی کی تشریف آوری پر ایک بھاری جلسہ کیا۔ جسمیں ہر جماعت اور مت متانتر کے لائق آدمیوں کو مدعو کیا گیا۔ جب رشی لاہور میں تشریف لائے تو ان کے پہلے چند لیکچر برہمو سماج میں کرائے گئے لیکن جب برہم دہرم کے انویائیوں نے دیکھا کہ وہ تو ویدوں کی مہما گان کرتے ہیں۔ اور ویدوں کو ایشور کرت مانتے ہیں۔ ان کو برہم سماج میں اُپدیش دینے سے روک دیا گیا۔ سوامی جی رتن چند کے باغ میں ٹھیرے ہوئے تھے۔ اور یہاں سے پورانک پنڈتوں نے کوشش کر کے انہیں ہٹا دیا اس حالت میں جبکہ مہرشی کے پاس ٹھیرنے کا کوئی مکان نہ تھا اور نہ کوئی پرچار کے لئے جگہ تھی۔ ڈاکٹر رحیم خان صاحب نے اپنی کوٹھی جو انارکلی میں واقع تہی۔ باوجود اس علم کے کہ سوامی جی نہ صرف پورانک اور برہم دہرم کا بلکہ اسلام کا بہی کھنڈن کرتے ہیں۔ ان کے حوالہ کردی۔ اب سوامی جی کے اپدیش از سر نو ہونے لگے۔ اور اسی کوٹھی میں آریہ سماج لاہور کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ صرف چند تمثیلیں میں نے اس واسطے پاٹھکوں کے سامنے رکھی ہیں کہ وہ اس عزت اور محبت کا کسی قدر اندازہ لگا سکیں۔ جو اہل اسلام کے دل میں مہرشی کے لئے تہی اور اگر سوامی جی کی مرتیو کے بعد آریہ سماج اور اسلام میں کبھی کوئی کشمکش ہوئی۔ تو اس کی بنیاد میں اسلام یا سوامی دیانند جی کی تعلیم نہ تہی۔ بلکہ پرچارکوں کی اپنی زبردستی اور غلط فہمی ۔

یوں تو سوامی جی نے مسلمانوں کے ساتھ کئی بار مباحثات کئے۔ مگر سب سے بڑا اور مشہور مباحثہ چاندا پور ضلع شاہجہان پور میں ہوا۔ اسلام کی طرف سے مولوی محمد قاسم جو دیوبند سکول کے پرنسپل اور عربی زبان کے بڑے فاضل تھے۔ اور سید عبدالمنصور مصنف زندہ جاوید شامل ہوئے۔ اور مباحثہ لگاتار نو گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ جب ہم اس شانتی اور نمرتا کا جسکے ساتھ سب اہل جلسہ آپس میں ملتے تھے۔ شاستر ارتھ کاشی کے دنگہ فساد کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں۔ تو ہم کو ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔ کہ پورانکوں اور مسلمانوں کے سلوک میں کتنا زمین آسمان کا فرق تھا۔ کئی دفعہ اُپدیش دیتے ہوئے مہرشی کٹھور شبد بھی استعمال کر دیا کرتے تھے۔ مگر جہاں پورانک پنڈت اس کا جواب اینٹ اور پتھر سے دیتے تھے وہاں اہل اسلام مہرشی کے مہتو کو انوبھو کرتے ہوئے کبھی برا ہنیں مناتے تھے۔ کئی دفعہ ایسا موقعہ ہوا کہ سوامی جی مسلمان دوستوں کے مکان پر ٹھیرے ہوئے بھی اسلام کی تردید کر دیتے تھے۔ مگر کبھی کسی مسلمان نے ان کا نرادر نہیں کیا ۔

سوامی جی چھوت چھات کو ویدک دہرم کا کوئی انگ نہ سمجھتے تھے۔ جب آپ ۱۸۷۹ء میں فرخ آباد پرچار کرتے تھے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کیا کارن ہے کہ ہندو لوگ اہل اسلام کے ساتھ کھانا پینا دہرم ورددھ سمجھتے ہیں؟ مہرشی نے اس کے جواب میں کہا کہ آریہ دہرم وہی ہے جو کہ ویدوں میں ہے۔ لوگ اپنی مورکھتا کے کارن چھوت چھات میں دہرم سمجھ بیٹھے ہیں۔ چھوت چھات ایک سوشل رسم یا رواج ہے۔ جس کا دہرم کے ساتھ کوئی سمبندھ نہیں جب سوامی جی اسی سال دانا پور (بہار) میں پرچار کرنے گئے۔ وہاں بہی ایک پادری مسٹر جونز کے سوال پر آپنے یہی جواب دیا ۔ (پرکاشس)

ایک آریہ اخبار گوشت خوری کی حمایت میں۔

آریہ پترکا میں اسکے ایک نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں کہ اتھرو وید کانڈ ۹۔ انوواک ۳۔ سوکت ۶ کے وبھاگ ۲۔ ۴ میں اتتھی ستکار وشے میں انیس منتر ہیں جنمیں سے وبھاگ ۶ کے پرتھم چھ منتروں میں اتتھی کو وید دیتا ہونا آدی تیک بتایا ہے آٹھویں منتر میں اتتھی کو کھلا کر کھانے کی آگیا دی ہے۔ اور نویں منتر میں گائے کے دودھ اور مانس کو اتی سوادو بتا کر لکھا ہے کہ ان دونوں پدارتھوں کو او شیہ ہی نہ کھاوے۔ ارتھات گرہستی کو کھلا کر کھاوے پہلے نہ کھاوے۔ اسی منتر سے مانس کھانے کی آگیا بتاتے ہیں سو اس منتر کے پدکار تھ نیچے لکھا جاتا ہے۔ اسمیں کوئی اشدھی ہو تو وِدوان مہاشے کرپا کر کے اس سے سوحت کریں ۔

منتر ۹۔ (ایتت وئی) یہ ہی (او) نشچے کرکے (سوادیو) اتی سوادو ہی۔ کیا اتی سوادو ہے۔ اس کا اتر منتر کے اگلے بھاگ میں دیا گیا ہے کہ (یت) جو (ادہی گوم) تند رست گئے سمبندھی (کھیرم) دودھ (وا) اتھوا (مانسم) مانس ہو۔ (تت۔ ایو) اس ہی کو ان (انتھیات) نہ کھاوے۔ کون نہ کھاوے؟ وہ پرش جسکے گھر پر اتتھی آیا ہوا ہو۔ کب کھاوے اتتھی سے پورب نہ کھاوے۔ ارتھات اس کو کھلا کر کھائے۔ ایسا نہ ہو کہ سوادو پدارتھ ہونے کے کارن گرہستی یا اس گھر کا کوئی انیہ جیو۔ بچہ آدمی اسکو پہلے کھالے۔ یہ سوکت ۶ کے تیسرے وبھاگ کے نو منتروں کا ورنن ہوا۔ اب آگے چوتھے وبھاگ کے دس منتروں کا ورنن کرتے ہیں۔ اسپر بھی پاٹھک گن درشٹی دیں کیونکہ اس وبھاگ کے ساتویں منتر میں بہی مانس کا نام آیا ہے ۔

منترا ایوم۔ وِدوان) جو ایسا جانتا ہوا ارتھات یہ جانتا ہوا کہ اتتھی سے پورب کھانے کا نشید ہے (کھیرم) دودھ کو (آپ سچیہ) اسدھ کر کے (اُپ ہرتی) بھینٹ کرتا ہے (سہ) وہ (منتر ۲) (اینین) اس کرم سے (تاوت) اتنا (اشٹوا) اشٹ پھل (اور ندھے) پاتا ہے (یاوت) جتنا (شموسمرو لیتین) سروانگ سمپورن (اگنشٹو میں) اگنشٹوم نامک یگیات (اور ندھے) پاتا ہے ۔

اسی پرکار اگلے دو منتروں میں گھی۔ شہد۔ مانس اور جل کا نام لیکر بتایا ہے کہ جو ان پدارتھوں کو سدھ کر کے اور اچھی طرح سے تیار کر کے بھینٹ کرتا ہے۔ وہ انیک انیک پھل کو پاتا ہے۔ منتر ۷ جسمیں مانس کا شبد آتا ہے اس سے پد پد کا ارتھ یہاں لکھتے ہیں تاکہ اسپر وِدوان لوگ بھلے پرکار وچار کریں ۔

منتر ۷ (یہ ایوم۔ وِدوان) جو ایسا جانتا ہوا (مانسم) مانس کو ... (آپ سچہ) اسدھ کرکے (اُپ ہرتی) بھینٹ کرتا ہی (سہ) وہ (تاوت) اتنا (اشٹوا) اشٹ پھل (ادرندھے) پاتا ہے (یاوت) جتنا (اینین) اس کرم سے (ادرندھے) پاتا ہے۔ پنڈت کھیم کرنداس جی تری ویدی نے اپنے بھاشیہ میں منتر ۹ کا ارتھ اس پرکار کیا ہی اسپر بھی وِدوان لوگ درشٹی دیں۔ منتر ۹ (ایتو وئی) یہی (او) نشچے کرکے (سوادیر) ادھک سوادو ہے (یت) کہ (تت ایو) اسی ہی (ادھی گوم) ادھی کرت جل (دا) (کھیرم) دودھ (دا) اور (مانسم) من سادھک (بدھی وردھک) وستو کو (ن) اب (اتتھی کے جیمنے پر۔ منتر ۸) (اتتھی یات) وہ اگرہستھ کھاوے۔ اسی منتر کا ارتھ وشش وچار کے یوگیہ ہے۔ کیونکہ وبھاگ کے منتر ۷ میں پنڈت کھیم کرنداس جی نے مانس شبد کا وہی ارتھ کیا ہے۔ جو اوپر بتایا گیا ہے ۔

ویدوں کی چھان بین

KAILASH LIBRARY

مختلف بیماریوں کے نسخہ جات

انسانی جسم کے لیئے بیماری ایک ضروری چیز ہے کہیں بخار ہے اور کہیں کھانسی کہیں سر درد اور کہیں پیٹ درد وغیرہ بے شک تندرستی ہزار نعمتوں کی ایک نعمت ہے۔ اور ہر ایک ذی روح تندرستی کا خواہشمند ہے انسانی بقاء کے لیئے جسقدر ضروری اسباب ہیں ان سب کا نتیجہ "تندرستی" ہے ہندوستان میں قرون اولیٰ سے ایک زبردست خیال چلا آرہا ہے۔ کہ انسان کو جسقدر بیماریاں لاحق ہوتی ہیں وہ یا تو کسی دیوی دیوتا کی ناراضگی کا نتیجہ ہوتا ہے اور یا کسی جادوگر کی جادوگری کا اثر۔ اسکے لیئے تمثیلات میں جانیکی ضرورت نہیں ہے قدیم سے ساکنان ہند میں یہ ایک زبردست خیال چلا آتا ہے اور خصوصاً وبائی بیماریوں کیلیئے تو یہ ایک اٹل قانون مانا جاتا ہے کہ یہ بیماریاں ضرور کسی دیوی دیوتا کی کروپا یا کسی جادوگر کی جادوگری کا اثر ہے اور ان بیماریوں کو دور کرنے کے لئے کسی چیز کی ظاہری مناسبت کو لیکر اسے اس بیماری کے دور کرنیکا ذریعہ سمجھا جاتا تھا جس طرح آکاش بیل اسی قسم کی بیلیں جو درخت پر چڑھی ہوئی ہوں اُسے ٹوٹی ہوئی ہڈی کا خاص نسخہ سمجھا جاتا تھا اور لانبی اور مضبوط جڑوں والی بوٹی ہاں اُگانے کا لازمی نسخہ تھا یہ اس قسم کی چیزیں یا تو تعویز بنا کر گلے باندھی جاتی تھیں یا دیسے ہی تاگے کے ساتھ جسم کے کسی حصہ سے باندھ لیجاتی تھیں اتھروید میں بیماریوں کے دور کرنیکے لیئے ایسے بہت سے نسخہ جات دیئے گئے ہیں جنمیں سے چند ایک ہدیہ ناظرین کیئے جاتے ہیں۔

پیچش دور کرنیکا منتر پیچش کے دور کرنیکے لیئے تیر کمان اور دب اور گھاس کو استعمال کیا جاتا تھا۔ تیر کمان کی ڈور اور دب یا گھاس کا بال تاگے سے باندھکر بیمار کے گلے یا کمر میں باندھ دیا جاتا تھا اور پھر اتھروید کے ۱/۲ منتر پڑھکر اور تیر چلا کر کہا جاتا تھا کہ اے بیماری تو دور ہو جا اور علاوہ بریں کوشک سوتر۔ اور اتھروید ۴ میں کھیت میں کیڑوں یا دیمک سے بھرا ہوا گیہوں روڑا بھی پیچش کا خاص علاج سمجھا جاتا تھا۔ اتھروید ۲/۲ میں لکھا ہے "کمان کی ڈوری ہمارے گرد لپٹ جا ہمارے جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کر دے اپنے بل سے ہمارا درد اور دکھ دور کر دے" جس طرح تیر چلے ہوئے کی نوک زمین اور آسمان کے درمیان گرتی ہے اسی طرح یہ دب اور گھاس بیماری جا کھڑا ہو (یعنی ہماری بیماری دور ہو جائے) اتھروید ۲/۲

قبض اور پیچش دور کرنیکے منتر قبض اور پیچش کے دور کرنیکے لیئے اتھروید ۱/۲ میں تقریباً بیس منتر درج ہیں جنمیں سے چند ایک درج ذیل کیئے جاتے ہیں:- (۱) ہم منتر کے پتا پرجینا کو جو بڑا بل والا ہے جانتے ہیں اس سے میرے جسم کو صحت ہو میری انتڑیوں میں جو کچھ خراب مادہ بیٹھا ہوا ہے وہ جلد باہر نکل آئے اسی طرح ۲ و ۳ و ۴ و ۵ منتر میں پرجنیاں کی جگہ منتر۔ دان۔ چاند سورج کے نام لیکر باقی منتر اسی طرح پر درج کیئے گئے ہیں۔ منتر ۶ میں درج ہے جو کچھ میری انتڑیوں اور گوردوں وغیرہ میں اٹکا ہوا ہے وہ بغیر تکلیف کے ہی باہر آجائے۔ اسی طرح کے ساتھ باقی منتر بھی درج ہیں +

بخار سر درد اور کھانسی کے دور کرنے کے منتر بخار اور سر درد اور کھانسی بجلی کے اثر سے بتلائی جاتی ہیں۔ اس لیئے اتھروید ۱/۱۲ میں بجلی کے سامنے عرض کی گئی ہے کہ وہ ہمیں ان بیماریوں سے پناہ میں رکھے اور اسی طرح اتھروید ۱/۲۵ میں ہر طرح کے سردی سے ہونیوالے بخاروں کے ازالہ کا ذکر ہے۔ نوبتی۔ چوتھے۔ اور لرزے سے چڑھنے والے بخاروں کے دور کرنیکے علاج ہیں اسمیں بخار کو دیوتا مانکر اور درن دیوتا کا لڑکا سمجھکر اسکے سامنے دور ہو جانیکی عرض کی گئی ہے یقین کیا جاتا تھا کہ گناہوں کی وجہ سے ایسے بخار ہوتے ہیں

بخار دور کرنیکا چھوٹا سا منتر ۱/۱۰۱۶ اتھروید میں بخار کے دور کرنیکا چھوٹا سا منتر اس طرح درج ہے "نمسکار ہے اس جلانے والے اور لرزانے والے اور جوش دینے والے پُرزور بخار کو اور نمسکار ہے اسکو جو اپنے پرانے قاعدے کے موجب آتا ہے"

(۲) اے زبردست جو تیسرے یا چوتھے دن آتا ہے ہمیں چھوڑ کر اس مینڈک میں چلا جائے۔

ایک مینڈک کو دو علیحدہ علیحدہ رنگ کے تاگے باندھکر یہ منتر پڑھکر بخار مینڈک میں منتقل کر دیا جاتا تھا مفصل دیکھو کوشک سوتر ۳۲ - ۱۷ - اتھروید ۵/۴ اور ۶/۵۴ و ۵/۲۲ و ۶/۲۲ میں بھی بخار کے دور کرنیکے منتر دیئے گئے ہیں۔ اوّل میں ایک پودا کشتا کو لیکر جو برفانی پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے اُسکی تعریف کر کے کہا گیا ہے کہ تپ اور تپ دق کو دور کر دے اس پودا کو جیون بوٹی سمجھکر کہا ہے کہ تیرے آسمان یا پیپل کے نیچے بیٹھے دیوتاؤں کو بھی تیری ضرورت ہے۔ اور وہ تمہیں سونے کے جہازوں پر اور ہونے ملیریا بخار کے ازالہ کا منتر کے چپوؤں سے آسمان سے زمین پر لائے ہیں دوسرے منتر میں بھی اسی بات کو دوہرایا گیا ہے۔ اتھروید ۵/۲۲ میں اسی کشٹ بوٹی کو سامنے رکھکر یہ کہا گیا ہے کہ تکمان یا ملیریا اور برسات کے بخار تو پاتالی کو چلا جا یا مجونان مہارشاں و اہلکاں گندھار (یہ ملکوں کے نام ہیں) وغیرہ جہاں تیرا گھر ہے چلا جا۔ یہاں پردیس اور غیر ملک میں تجھ کو سکھ نہیں جا اور اپنے ساتھ اپنی بہن کھانسی کو بھی اور اپنے بھائی تپ دق کو بھی لیتا جا اگر یہ نہیں تو جا کسی بدچلن اور بدمعاش کو جا کر چڑھ۔ شاید اسی بنا پر منتر جنتر کرنیوالوں میں پنجابی کی یہ کہاوت مشہور ہے "(چوہڑی چماری اپنا کھائی بیگانہ تکے ملسو بھیروں جیسے دھکے)" ہم یہ بیماری گندھاراں و اہلکا مجوناں وغیرہ کو دیتے ہیں +

ایک تاریخی نکتہ اس منتر میں کچھ تاریخی واقفیت بھی ملتی ہے۔ گندھار دریائے کابل کے جانب جنوب تھا اور سندھ سے جانب مغرب دارا پارسی بادشاہ کے کتبوں پر گندھارا اور ہندو نام بھی پائے گئے ہیں اب بھی یہ نام کندھار میں مشہور ہے۔ مجون کے مہارشاں بھی ہندوستان سے جانب مغرب میں تھے ذنگا اور مگدھ جنوبی بہار میں تھے جسوقت یہ بددعا کا منتر بنا ہے اسوقت آریوں کا ملک انہی حدود کے اندر تھا

تپ دق کے ازالہ کا منتر اتھروید ۲/۳۳ رگ وید ۱۰/۱۶۳ و ۵/۸ و ۶/۱۴ و ۶/۸۵ وغیرہ میں اس بیماری کے دور کرنیکے منتر ہیں پہلے میں جسم اور اعضاء کو گن کر کہا گیا ہے کہ میں تپ دق تیرے اعضاؤں سے نکالتا ہوں اور آخری حصہ اس طرح پر ہے (۷) تیرے ہر عضو ہر بال اور ہر جوڑ سے جہاں جہاں یہ تپ دق ہے۔ تیرے بدن سے کشیپ کے جھاڑن والے منتر سے نکالتے ہیں۔

دوسرے میں تپ دق کے ساتھ جو اور عوارض و دردیں وغیرہ ہوتی ہیں انکو منتر پڑھ پڑھکر دور کیا ہے یہ بہت لانبا منتر ہے جس کے ۴۲ حصص ہیں۔ بطور نمونہ ایک درج ذیل کیا جاتا ہے باقی بھی اسی طرح سمجھ لو۔

(۳۷) ہے تپ دق تیرے کانوں سے اور تیرے منہ سے۔۔

غیر مذاہب میں تبلیغ کیلئے نور بک ڈپو کی نہایت مفید کتابیں

سوانحعمری حضرت بابا نانک رح یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جس نے آج سے چار صدی پہلے ہندوؤں کے گھر پیدا ہو کر ہندو مذہب کے کل عقائد باطلہ کا کھنڈن (ردّ) کر کے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ اور اپنے حال و قال سے ظاہر کر دیا کہ اسوقت اگر کوئی اس سیلگوں آسمان کے نیچے سچا مذہب ہے تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ قابل دید سوانحعمری ہے۔ ۲۵۰ صفحات کی کتاب قیمت ۱۲ر مجلد ۱۴ر

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم:۔ اس نہایت مفید کتاب کی نسبت حضرت حاجی حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے کتاب ہندوستان کی روحانی تعلیم کو کمال دلچسپی سے پڑھا مجھے بہت ہی پسند آئی اس کتاب کے مطالعہ سے مجھو بہت ہی خوشی حاصل ہوئی کتاب بہت ہی دلچسپ ہے قیمت فی جلد ۸ر

جھوک مہدی والی۔ پنجابی لوگوں میں سلسلہ کی تبلیغ کرنے کے لئے یہ ایک بے نظیر کتاب ہے یہ وہ شہرہ آفاق کتاب ہے جسکا چرچہ گھر گھر ہے اور جس کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا ہے اور اب دوسرا ایڈیشن کمال صحت عمدہ خط اور عمدہ چھپائی کے ساتھ طبع ہوا ہے۔ پنجابی نظم کمال کی دلکش اور دلربا ہے۔ قیمت ار

فتح مبین۔ وہ مباحثہ جو ۲۱۔ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء کو نواں شہر میں آریہ سماج کے ایک بڑے بھاری پنڈت سے خاکسار ایڈیٹر نور کا ہوا جس میں اللہ تعالیٰ نے فتح مبین عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسقدر کامیابی اور نصرت عطا فرمائی کہ مباحثہ کے ختم ہونے پر عین پنڈال میں سردار بسنت سنگھ صاحب اور دیگر سکھ اور سناتن حاضرین نے باواز بلند یہ کہا کہ مسلمان جیت گئے۔ خود آریہ صاحبان نے اپنی کمزوری کا اعتراف کیا۔ اب یہ بے نظیر مباحثہ کتابی صورت میں شائع ہو گیا ہے۔ یہ مباحثہ کیا ہے سمجھو کہ آریہ مذہب کی کل مسلمہ کتب کا بہترین خلاصہ ہے۔ ۶۰ صفحات کی کتاب قیمت صرف ۴ر

تحفۂ لاثانی مومیائی کوہستانی

KHILAFAT LIBRARY

صاحبان! یکوں اصلی مومیائی کے نہ ملنے سے مایوس ہو۔ کوشش شرط ہے ہم نے بھی کئی روپیہ صرف کیا۔ مگر آخر جوئندہ یابندہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے اصلی مومیائی مل گئی۔ اب آپ بھی لو اور مفردات کی کتابوں کی کسوٹی پر پرکھو اور صاحب محیط اعظم جیسے حکیم کے قول کے موجب شناخت کرو اور اپنے حکیموں اور طبیبوں کو دکھاؤ اگر موافق مفردات کی کسوٹی اور موافق قول صاحب محیط پاؤ نور علیٰ نور ورنہ واپس۔

شناخت بقول صاحب محیط

اصلی مومیائی گرمی پہنچانے سے نرم ہو جاتی ہے اسکے فوائد صاحب محیط یوں فرماتا ہے

تمام بدن کے دردوں کو دور کرتی ہے۔ سب قوتوں کی نگہبان ہے۔ ارواح کی معاون **مقوی دل۔ مفرح قلب**۔ بلغمی درد دور کرتی اور بلغمی مواد خارج کرتی ہے۔ ظاہری باطنی اعضاء کی محافظ ہے۔ تمام پٹھوں کی کمزوری کے لیئے لاثانی ہے۔ مقوی باہ۔ ضرب کے لیئے اکسیر چوٹ کے لیئے تریاق۔ فالج لقوہ کے لیئے اثر مسیحائی۔ سوزاک اسکے ذریعہ سے کافور۔ قطرہ قطرہ پیشاب کے لیئے ضامن ہے۔ درد مفاصل دور کرے سینہ و پھیپھڑہ کے لیئے نہایت مفید مؤثر ہے جریان درد کمر کے لیئے مجرب۔ ناصور۔ پرانے زخم برص۔ نقرس عرق النساء۔ کرم شکم۔

ان امراض کے لیئے مومیائی کا وجود فضل ربی ہے۔ منگواؤ اور آزماؤ۔

قیمت فی تولہ ۴ر محصول بذمہ خریدار

المشتہر

نظام جان عبدالرحمن کاغانی قادیان ضلع گورداسپور

اشتہاری دوا یات کو چھوڑ قدرت کی گود میں آؤ!

اردو کی از حد دلچسپ۔ نہایت ضروری۔ مفید عام قیمتی اور کارآمد طبی و اخلاقی ہدایات۔ قدرتی علاج آسان و کم قیمت مگر مفید

طبی مشورہ

سے بھرپور نہایت سستی اور شاندار مشہور عالم کتابیں

نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳

طبی مشورہ نمبر ۱ کی فہرست مضامین:۔ دس قدرتی معالج۔ ڈاکٹر ہوا۔ ڈاکٹر پانی۔ ڈاکٹر غذا۔ ڈاکٹر فاقہ۔ ڈاکٹر ورزش۔ ڈاکٹر نیند۔ ڈاکٹر آگ ڈاکٹر آفتاب۔ ڈاکٹر خیال ڈاکٹر اعتقاد کے لاثانی مشورے آسان مجرب قدرتی نسخہ جات عام ادویہ۔ روزانہ ضروریات کی اشیاء پر دلچسپ معلومات بخار۔ بدہضمی۔ قبض۔ پلیگ۔ ہیضہ۔ زکام۔ دمہ۔ کھانسی امراض چشم وغیرہ پر دلچسپ مشورہ مع علاج وغیرہ وغیرہ ۱۶۴ صفحہ کی خوبصورت کتاب دوسرا ایڈیشن قیمت فی جلد ۴ر مع محصول ۶ر

طبی مشورہ نمبر ۲ چکتسا ودھی۔ طبابت میں ادویہ کی خطرناک تجارت پانی سے جملہ امراض کا قدرتی طریق علاج۔ مع تصاویر دستی کرم تولی کرم وغیرہ قدیم رشیوں کے نہایت آسان قدرتی علاج بے دوا۔ جرمن لوہی کوہنی کے طریق علاج میں ضروری اصلاح اور ایزادی۔ نہایت دلچسپ قیمت فی جلد ۴ر مع محصول ڈاک ۶ر

طبی مشورہ نمبر ۳ بنام ڈاکٹر کلام۔ نہایت نرالا اور مفید مضمون۔ علاج بذریعہ کلمات طبی اور اخلاقی منتروں کا مدلل استعمال مع دلچسپ عملی تجربات فلسفہ خیال۔ فلسفہ کلام الفاظ کی ماہیت اور اثرات۔ فلسفہ یکسوئی یا یوگ کے آسان و دلچسپ طریق۔ پرانایام کی آسان مشقیں جدید جسمانی ورزشیں۔ آسن مع تصاویر مفید صحت و واقع امراض فلسفہ علاج۔ مجرب منتروں اور کلام سے امراض جسمانی اور روحانی دکھوں کا بلا دوا یقینی علاج۔ قابل دید۔ ۱۲۰ صفحہ موٹا کاغذ قیمت ۵ر مع محصول ڈاک ۷ر

نوٹ:۔ طبی مشورہ مع محصول ڈاک ۴ر دو سٹ مع محصول ڈاک ۵ر

مصنف

مصنف چشمۂ زندگی۔ شودھن و دیدی قانون فضیلت

ہمتہ سیتارام دت ویدک براج آویدیہ اوشدھالیہ صدر بازار راولپنڈی